میت کے کھانے کا حکم
نیز دسویں، چالیسویں وغیرہ کے کھانے کا حکم

ریفرنس نمبر:pin6659 تاریخ:27:01:2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے علاقے میں جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو رشتہ دار یا اہل محلہ کھانا بناتے ہیں اور جنازے کے بعد اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ کھانا کھا کر جایئے گا۔براہ کرم اس کا حکم ارشاد فرمادیں؟ دسویں چالیسویں وغیرہ کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

ایسا کھانا جو ایامِ موت میں یعنی سوگ کے تین دِنوں میں بطورِ دعوت کھلایا جاتا ہے، وہ ناجائز و ممنوع اور بدعت سیئہ و قبیحہ ہے، چاہے وہ اس کے گھر کے افراد کی طرف سے ہو یا محلہ و برادری کے افراد کی طرف سے ہو کہ دعوت خوشی کے موقع پر ہوتی ہے، موت اس کا محل نہیں، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں نمازِ جنازہ کے بعد میت کے گھر والوں یا اہلِ محلہ کی طرف سے لوگوں کو کھانا کھانے کی دعوت دینا ناجائز و گناہ ہے اور اغنیاء کے لیے وہ کھانا کھانا، ناجائز ہے، البتہ فقراء کھا سکتے ہیں۔

ایامِ موت میں میت کی طرف سے بطورِ دعوت کھانا بنانا، ممنوع و ناجائز و بدعتِ قبیحہ ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:”کنا نعد الاجتماع الی اھل المیت و صنعۃ الطعام من النیاحۃ“ ترجمہ: ہم (گروہِ صحابہ کرام علیہم الرضوان) اہلِ میت کے ہاں جمع ہونے اور اُن کے کھانا تیار کروانے کو میت پر نوحہ کرنا شمار کرتے تھے (اور نوحہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے)۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ 117، مطبوعہ کراچی)

ردالمحتار میں ہے:”یکرہ اتخاذ الضیافۃ من الطعام من اھل المیت لانہ شرع فی السرور ولا فی الشرور وھی بدعۃ مستقبحۃ“ترجمہ: میت کے گھر والوں کی طرف سے دعوت کا اہتمام کرنا مکروہ (تحریمی) ہے، اِس وجہ سے کہ دعوت کا اہتمام کرنا خوشی کے موقع پر مشروع ہے، غمی میں مشروع نہیں اور یہ دعوت کرنا بدعتِ قبیحہ

ہے۔ (ردالمحتار مع الدر مختار، جلد3، صفحہ175، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”یہ (میت کی) دعوت خود ناجائز و بدعتِ شنیعہ قبیحہ ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ662، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

معمول یہ ہے کہ پہلے تین دن تک کا کھانا میت کا کھانا شمار ہوتا ہے، جس کی ممانعت ہے، لہٰذا تین دن کے بعد کا کھانا میت کا کھانا شمار نہ ہوگا۔ البتہ اِس کے بعد بھی اگر موت کی نیت سے دعوت کی گئی، تو وہ دعوت بھی میت کا کھانا کہلائے گی اور ممنوع ہوگی۔ چنانچہ فتاوی تاتارخانیہ میں ہے: ”لا یباح اتخاذ الضیافۃ عندہ ثلاثۃ ایام“ ترجمہ: میت والوں کا تین دن تک دعوت کے طور پر کھانا تیار کرنا، جائز نہیں۔

(فتاوی تاتارخانیہ، جلد2، صفحہ139، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ اِس بارے میں فرماتے ہیں: ”تین دن تک اِس کا معمول ہے، لہٰذا ممنوع ہے، اِس کے بعد بھی موت کی نیت سے اگر دعوت کرے گا، ممنوع ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ667، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

میت کا کھانا صرف فقراء کھا سکتے ہیں، اغنیاء کے لیے کھانا، جائز نہیں، لہٰذا پہلے، دوسرے اور تیسرے دن، جو کھانا بطورِ دعوت تیار کیا جائے، اُس کا کھانا اغنیاء کے لیے جائز نہیں۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: ”اغنیاء کو اِس (یعنی جو کھانا ایامِ موت میں بطورِ دعوت دیا جائے، اُس) کا کھانا، جائز نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ614، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اور سوگ کے تین دنوں کے بعد چالیسویں تک روزانہ، جمعراتوں، دسویں، بیسویں، چالیسویں و سالانہ وغیرہ میں جو کھانا کھلایا جاتا ہے، اس میں بھی بہتر یہی ہے کہ فقراء ہی کھائیں، اغنیاء کو یہ کھانا، مناسب نہیں، مگر ناجائز بھی نہیں، کیونکہ اُس سے مقصود میت کا کھانا نہیں، بلکہ ایصالِ ثواب ہوتا ہے، لہٰذا وہ کھانا فقراء کے ساتھ ساتھ اغنیاء بھی کھا سکتے ہیں اور اُنہیں کھلانا بھی ثواب ہوگا، لیکن فقیر کو کھلانے کا زیادہ ثواب ہے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ وہ کھانا فقراء کو کھلا کر میت کو اس کا ثواب ایصال کیا جائے تاکہ میت کو زیادہ ثواب پہنچے۔

چہلم کا کھانا اغنیاء بھی کھا سکتے ہیں، لیکن بہتر ہے کہ وہ نہ کھائیں۔ چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ اِس بارے میں فرماتے ہیں: ”بغیر دعوت کے جمعراتوں، چالیسویں، چھ ماہی، برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتا ہے، وہ بھی

اگرچہ بے معنی ہے، مگر اس کا کھانا منع نہیں، بہتر یہ ہے کہ غنی نہ کھائے اور فقیر کو کچھ مضائقہ نہیں کہ وہی اس کے مستحق ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 673، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نیز ایک مقام پر فتاوی رضویہ شریف میں ہے: "عوام مسلمین کی فاتحہ چہلم، برسی، ششماہی کا کھانا بھی اغنیاء کو مناسب نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 610، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اغنیاء پر نفلی صدقہ کرنا بھی نیکی کا کام ہے، لیکن فقیر پر صدقہ کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔ چنانچہ ردالمحتار میں ہے: "صرح فی الذخیرۃ بان فی التصدق علی الغنی نوع قربۃ دون قربۃ الفقیر" ترجمہ: ذخیرہ میں اِس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ غنی پر صدقہ کرنا بھی قربت (نیکی) ہے، لیکن فقیر پر تصدّق سے کم درجہ ہے۔

(ردالمحتار مع الدرمختار، جلد 6، صفحہ 517، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "عرفِ عام پر نظر شاہد کہ چہلم وغیرہ کے کھانے پکانے سے لوگوں کا اصل مقصود میت کو ثواب پہنچانا ہوتا ہے، اِسی غرض سے یہ فعل کرتے ہیں ولہذا اِسے فاتحہ کا کھانا یا چہلم کا کھانا وغیرہ کہتے ہیں۔۔۔ اور شک نہیں کہ اِس نیت سے، جو کھانا پکایا جائے مستحسن ہے اور عند التحقیق صرف فقراء ہی پر تصدّق میں ثواب نہیں، بلکہ اغنیاء پر بھی مورثِ ثواب ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 668، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ: اولیائے کرام وبزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کے ایصالِ ثواب کے لیے مثلاً: گیارہویں شریف وغیرہ پر جو لنگر ونیاز کا اہتمام کیا جاتا ہے، اُس کا کھانا امیر وغریب، ہر مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ پاک روحوں کے ایصالِ ثواب کے لیے پکایا گیا، پاک وبابرکت کھانا ہے۔

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

13 جمادی الثانی 1442ھ 27 جنوری 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے